جنرل ، 11 جولائی 2016

کنونشن آن دی
رائٹ آف دی چلڈرن
(Convention on the Rights of the Child)
بچوں کے حقوق کا معاہدہ

بچوں کے حقوق سے متعلق کمیٹی:

پاکستان کی پانچویں پیریاڈک رپورٹ پر اختتامی / حتمی جائزہ:

I) تعارف

1) کمیٹی نے پاکستان کی پانچویں پیریاڈک رپورٹ (CRC/C/PAK/5) پر اپنے اٹھارویں اور انیسویں اجلاسوں کو جو کہ (ملاحظہ کیجئے (2119 اور CRC/C/SR.2118) جو 25 اور 26 مئی 2016ء کو منعقد ہوئے پر غور کیا اور 3 جون 2016ء کو منعقدہ اس کے 2132 ویں اجلاس (ملاحظہ کیجئے (CRC/C/SR.2132) میں مندرجہ ذیل حتمی جائزہ کو اپنایا گیا۔

2) کمیٹی ریاستی پارٹی کی پانچویں پیریاڈک رپورٹ پیش کرنے اور مسائل کی فہرست (CRC/C/PAK/Q/5/Add.1) کے حوالے سے تحریری جوابات کا خیر مقدم کرتی ہے جس سے ریاستی پارٹی میں بچوں کے حقوق کی صورتحال کی بہتر تفہیم کا موقع ملتا ہے۔ کمیٹی ریاستی پارٹی کے اعلیٰ سطحی اور مختلف ہائے شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے وفد کے ساتھ منعقدہ تعمیری مکالمہ کو سراہتی ہے۔

II) ریاستی پارٹی کی جانب سے پیروی کے اقدامات اور حاصل کردہ پیش رفت:

3) کمیٹی مختلف شعبوں میں ریاستی پارٹی کی جانب سے حاصل کردہ پیشرفت کا خیرمقدم کرتی ہے جن میں بین الاقوامی انسٹرومنٹس (معاونات / آلات) کی توثیق یا ان سے الحاق خصوصاً بچوں کی فروخت، جسم فروشی اور فحش نگاری سے متعلق اختیاری پروٹوکول کی توثیق کے ساتھ ساتھ اس کے آخری جائزے کے بعد سے بچوں کے حقوق کے حوالے سے متعدد اقدامات جن میں آئین سازی، ادارہ جاتی اور پالیسی سازی شامل ہیں۔

III) کنونشن / معاہدے کے نفاذ میں عوامل اور مشکلات:

4) کمیٹی ریاستی پارٹی کو درپیش مشکلات یعنی تباہ کن خشک سالی کی صورتحال اور قدرتی آفات جس سے بچوں کی بقاء و نشوونما کے حقوق جن کو خطرہ لاحق ہے نیز کچھ علاقوں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے دہشت گردی جیسے واقعات کی روک تھام کیلئے کی جانے والی کارروائیاں کی جس کے نتیجے میں ایک بہت بڑی تعداد بے گھر ہونے' سے آگاہ ہے۔

* کمیٹی نے اپنے 72 ویں اجلاس (17 مئی تا 3 جون 2016) میں اسے منظور کیا۔

یہ تمام مسائل بچوں کے حقوق کی حصول میں اس کنونشن کی وضع کردہ مقاصد کے برعکس رکاوٹ ہیں۔

IV) خدشات اور سفارشات کے اہم حصے / شعبے:

A) عمل در آمد کے عمومی اقدامات (آرٹیکل 42 ,4 اور (6)44)

کمیٹی کے سابقہ سفارشات:

5) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کے اپنے حتمی جائزے 2009 (CRC/C/PAK/CO/3-4) میں دی گئی سفارشات کو حل کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے، جن پر عمل درآمد نہیں ہوا یا مناسب حد تک نافذ نہیں ہوا۔ جس میں جامع پالیسی اور حکمت عملی، اعداد و شمار، آزاد نگرانی، کنونشن کا پرچار، تربیت اور بچوں کی رائے کا احترام شامل ہیں جس کی دستاویز میں دہرائی نہیں کی جائے گی۔

آئین سازی:

6) بچوں کی مشق اور تعلیم کے شعبوں میں مثبت قانون سازی کی پیشرفت کا اعادہ کرتے ہوئے کمیٹی بچوں کے حقوق کے شعبے میں متعدد بلوں کو اپنانے میں قابل ذکر تاخیر سے پریشان ہے جو معاہدے / کنونشن کے تحت ریاستی پارٹی کی ذمہ داریوں کے نفاذ کے لئے بہت اہم ہیں کمیٹی کو یہ بھی تشویش ہے کہ کمیٹی کی سابقہ سفارشات کے باوجود، ریاستی پارٹی نے کنونشن / معاہدے کے ساتھ اپنے قانون سازی کے ڈھانچے کو ہم آہنگ کرنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات نہیں کئے۔ 2010ء میں آئین میں اٹھارویں ترمیم کو اپنانے سے صورتحال مزید گھمبیر ہو چکی ہے چونکہ بچوں کے حقوق سے متعلق بعض وفاقی قوانین کو صوبائی حکومتوں نے برقرار نہیں رکھا ہے۔

7) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی بچوں کے حقوق کے شعبے سے متعلق زیر التوا بلوں کو فوری طور پر اپنائے اور اس امر کو یقینی بنائے کہ وہ کنونشن سے مطابق رکھتے ہوں۔ کمیٹی یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی وفاقی، صوبائی اور علاقائی سطح پر اپنی قانون سازی اور ضوابط کو کنونشن کے اُصولوں اور دفعات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے اقدامات کرے۔

8) کمیٹی خیبر پختونخوا کے بڑے علاقے میں شرعی نظام عدل ریگولیشن 2009ء کے نفاذ جو کنونشن / معاہدے کے مطابق نہیں کے بارے میں تشویش کا شکار ہے اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن آف 1901ء اور اس میں 2011 ترامیم (وفاق کے زیر انتظام علاقوں کے لئے) اور زنا اور حدود آرڈیننس جو کنونشن / معاہدے کے اصول اور دفعات سے متصادم ہے نافذ العمل ہے۔

9) کمیٹی اپنی تجاویز کا اعادہ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کنونشن کے ساتھ قوانین کی مطابقت کو یقینی بنانے کے پیش نظر وفاقی، صوبائی اور علاقائی سطح پر موجودہ قانون سازی اور دیگر اقدامات کی احتیاط سے جائزہ لے۔ یہ ریاستی پارٹی کو اپنی ذمہ داری کی یاد دلاتی ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ قومی قوانین چاہے وفاقی، صوبائی یا علاقائی ہوں اسے کنونشن کے مطابق بنائیں تا کہ کنونشن / معاہدے کے اصولوں اور دفعات سے قبائلی علاقوں سمیت قومی، صوبائی اور مقامی سطح پر تسلیم کئے جائیں اور بچے اُن سے مستفید ہوں۔

رابطہ کاری (کوارڈی نیشن) اور اختیارات کی منتقلی:

10) کمیٹی ریاستی پارٹی کی معلومات کو نوٹ کرتی ہے کہ نیشنل کمیشن فار چائلڈ ویلفیئر اینڈ ڈویلپمنٹ اور اس کے صوبائی دفاتر بچوں کے حقوق کے شعبے میں پالیسیوں اور سرگرمیوں کا مربوط ادارہ ہے تاہم یہ امر تشویشناک ہے کہ وفاقی، صوبائی اور علاقائی اداروں کے مابین رابطہ کاری (کوارڈی نیشن) کمزور اور اُن کے لئے وسائل ناکافی ہے۔ کمیٹی کو یہ بھی تشویش ہے کہ 2010ء میں آئین میں ترامیم کے آغاز سے جس نے صوبوں کو زیادہ تر اختیارات منتقل کر دیئے تھے بچوں کے تحفظ کے حوالے سے مختلف صوبوں اور علاقوں میں معیار اور سہولتیں بہت زیادہ مختلف ہیں اور رابطہ کاری (کوارڈی نیشن) مبینہ طور پر دشوار ہوگئی ہے۔

11) کمیٹی ریاستی پارٹی کو یاد دلاتی ہے کہ صوبوں کو اختیارات منتقل کرنے اور اپنے علاقوں کے مختلف انتظامی انتظامات کے باوجود ریاستی پارٹی کنونشن / معاہدے کے تحت اپنے پورے علاقے میں بچوں کے حقوق کے نفاذ کی ذمہ دار ہے لہٰذا اسے مناسب رابطہ کاری (کوارڈی نیشن) کے نظام کے قیام کے ساتھ ساتھ مناسب اختیارات اور انسانی، تیکنیکی اور مالی وسائل جو یہ کام بشمول رابطہ کاری (کوارڈی نیشن) کو سرانجام دینے کیلئے ضروری ہیں۔

تحقیق:

12) کمیٹی نوٹ کرتی ہے کہ حالیہ برسوں میں ریاستی پارٹی کے سماجی بہبود کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے تاہم اسے تشویش ہے کہ کمیٹی کے ساتھ اپنے سابقہ مکالمے کے ایک حصے کے طور پر وعدوں کے باوجود، صحت اور تعلیم کے شعبوں کے لئے ریاستی پارٹی کے بجٹ میں مختص رقم انتہائی کم ہے اسے یہ بھی تشویش ہے کہ بچوں کے حقوق کے تناظر کو مدنظر رکھتے ہوئے بجٹ کے پیروی کا منظم طریقہ کار (نظام) موجود نہیں اور یہ کہ بچوں کے لئے مختص بجٹ مناسب طور پر خرچ نہیں کیا جاتا ہے۔

13) کمیٹی بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن / معاہدے کے نفاذ کے عمومی اقدامات کے بارے میں عمومی تبصرہ نمبر **5 (2003)** کا حوالہ دیتی ہے اور اپنی سابقہ سفارشات کو دہراتی ہے کہ ریاستی پارٹی بچوں کے لئے مختص بجٹ میں مؤثر اضافہ کرے خصوصاً اُن بچوں کے گروپوں کے لئے جنہیں مثبت سماجی اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے جیسے لڑکیاں، پناہ گزین اور اندرونی ملک کے بے گھر ہونے والے بچے، مذہبی اور نسلی اقلیتوں والے بچے، والدین کی دیکھ بھال کے بغیر بچے، معذور بچے اور گلی کوچوں میں رہنے والے بچے، تاکہ عدم مساوات کو دور کیا جاسکے اور ملک بھر میں کنونشن / معاہدے میں درج تمام حقوق کا مساوی استفادہ کیا جائے۔ کمیٹی ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ بچوں کے حقوق کے تناظر میں بجٹ کی پیروی شروع کرتے ہوئے بچوں کے لئے بجٹ مختص کرنے کی نگرانی کرے۔

سماجی تنظیموں کے ساتھ تعاون:

14) غیر سرکاری تنظیموں کے اندراج (رجسٹریشن) کو آسان بنانے کے لئے ریاستی پارٹی کے قواعد وضوابط اور سماجی تنظیموں کے ساتھ جاری تعاون پر غور کرتے ہوئے کمیٹی کو تشویش لاحق ہے کہ اس طرح کا تعاون محدود ہے اور مبینہ طور پر کچھ غیر سرکاری تنظیموں پر پابندیاں عائد کردی گئی ہیں ایسی غیر سرکاری تنظیموں کو فراہم کی جانے والی ناکافی مالی امداد کے بارے میں بھی تشویش ہے۔

15) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی قومی، صوبائی، علاقائی اور ضلعی سطح پر ایک واضح نظام اور طریقہ کار وضع کرے تاکہ سماجی تنظیموں کے ساتھ تعاون کو مستحکم کیا جاسکے اور مالی مدد فراہم کی جاسکے۔

B) بچے کی تعریف (آرٹیکل نمبر 1)

16) جبکہ یہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کی شادی کی عمر بڑھا کر 18 سال کرنے کے لئے سندھ چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ میں 2013ء میں ترامیم کا خیر مقدم کرتے ہوئے کمیٹی کو دوسرے صوبوں میں لڑکوں کے لئے کم از کم قانونی عمر (18 سال) اور لڑکیوں کے لئے (16 سال) کے واضح فرق کے بارے میں

تشویش ہے اور یہ کہ زناء اور حدود آرڈی نینس 1979ء) ایک لڑکی بچی کی تعریف بیان کرتی ہے جو صرف 16 سال کی عمر یا بلوغت کی حامل لڑکیوں کو شامل کرتا ہے۔ایسے وفاقی، صوبائی اور علاقائی سطح پر کمسن بچے کی تعریف کے حوالے سے سیکولر اور شرعی قانون کے مابین تعاون کے بارے میں بھی قانونی بے ضابطگیوں پر بھی تشویش ہے۔

17) کمیٹی اپنی پچھلی سفارش کو دہراتی ہے کہ ریاستی پارٹی بچے کی تعریف کے حوالے سے اپنی قانون سازی کو مکمل ہم آہنگ بنائے تا کہ بچے کی تعریف **18** سال سے کم عمر کے انسان کی حیثیت سے ہو۔خصوصاً یہ تمام صوبوں میں زنا اور حدود آرڈی نینس (**1979**ء) اور چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹس میں ترمیم کی سفارش کرتی ہے تا کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کی عمر کم از کم ایک سطح پر لاتے ہوئے لڑکیوں کی شادی کی کم از کم **18** سال تک بڑھائی جائے۔

C) عمومی اُصول

بلاامتیاز:

18) کمیٹی کو انتہائی تشویش ہے:

الف) ریاستی پارٹی میں لڑکیوں کے خلاف سنگین امتیازی سلوک اور نوزائیدہ بچوں کی شرح اموات اور سکولوں کے داخلے کی شرح میں مستقل طور پر منفی تفاوت، کم عمر کی شادیاں اور قرض کے عوض لڑکیوں کا تبادلے کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کو گھریلو تشدد کا نشانہ بنانا:

ب) شرعی قانون کے تحت لڑکیوں کی حیثیت، مثال کے طور پر لڑکیاں لڑکوں کو فراہم کی جانے والی وراثت میں سے صرف آدھی وراثت کی حقدار ہیں:

ج) مذہبی اور نسلی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے بچوں، معذور بچے، شادی کے بندھ کے بغیر پیدا ہونے والے بچے، غربت میں رہنے والے بچے، دلت برادری کے بچے، دیہی یا دور دراز علاقوں میں رہنے والے بچے اور زنانہ ہم جنس پرست، ہم جنس پرست، بین صنفی اور خواجہ سرا بچوں کے خلاف وسیع پیمانے پر امتیازی برتاؤ۔

19) کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ملک میں لڑکیوں کے خلاف ہونی والی سنگین صنفی تفاوت (تفریق) اور امتیازی سلوک کو دور کرنے اور کم کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھائے۔خاص طور پر کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی قانون سازی اور مروجہ طور طریقہ پر نظر ثانی کے لئے مؤثر اقدامات کرے۔تا کہ حقوق میں صنفی تفاوت (تفریق) کو عوامی تعلیم اور شعور بیدار کرنے کے جامع پروگراموں کے ذریعے خاتمے کو عوامی تعلیم اور شعور بیدار کرنے کے جامع پروگراموں کے ذریعے خاتمہ کیا جا سکے اور لڑکیوں کے خلاف امتیازی سلوک کا مقابلہ کیا جا سکے، اس کا مقصد مقامی حکام، مذہبی رہنما، ججز اور مستغیث (وکلاء) کے مابین اور بچوں خصوصاً لڑکیوں کو اُن کے حقوق کنونشن کے تحت کے بارے میں معلومات فراہم کرے۔مزید براں کمیٹی اپنی سابقہ سفارش کا اعادہ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی امتیازی سلوک اور معاشرتی منفی رویوں سے نمٹنے اور اسے روکنے کے لئے عوامی تعلیم و آگاہی جیسے جامع پروگراموں کے لئے مناسب اقدامات اٹھائیں اور سیاسی، مذہبی اور علاقوں کے رہنماؤں کو متحرک کرے کہ وہ مذہبی یا دیگر اقلیتی گروپوں، معذور بچے، غربت میں رہنے والے بچے، دلت برادریوں کے بچے، دیہی یا دور دراز علاقوں کے بچے اور زنانہ ہم جنس پرست، ہم جنس پرست، بین صنفی اور خواجہ سرا بچوں کے ساتھ امتیازی سلوک، روایتی طرز عمل اور رویوں کے خاتمے کی کوششوں کی حمایت کرے۔

بچے کے بہترین مفادات:

20) کمیٹی یہ نوٹ کرتی ہے کہ بچے کے بہترین مفادات کے اُصول کو ریاستی پارٹی کی قانون سازی میں کسی حد تک شامل کیا گیا ہے تاہم اسے یہ تشویش ہے

کہ قوانین کا نفاذ ہمیشہ اس اُصول کے مطابق نہیں ہوتا اور خاص طور پر یہ کہ نظام عدل میں اکثر بچے کے بہترین مفادات کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

21) بچے کے حق پر اس کے عمومی تبصرے نمبر 14 (2013) کی روشنی میں کہ بچے یا بچی کے بہترین مفادات کو بنیادی طور پر توجہ دی گئی ہے کمیٹی یہ تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی قانونی، انتظامی اور عدالتی کارروائیوں، فیصلوں، تمام پروگراموں اور منصوبوں میں جو بچوں کے اُس حق سے متعلق ہے اور اُن کا اُن پر اثر پڑتا ہے کی مناسب طور پر مربوط اور مستقل ترجمانی اور اطلاق یقینی بنانے کے لئے اپنی کوششوں کو تقویت دیتی ہے اس ضمن میں ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ تمام شعبوں میں بچے کے بہترین مفادات کا تعین کرنے اور اسے بنیادی توجہ کے طور پر مناسب اہمیت دینے کے لئے اداروں میں متعلقہ افراد کے لئے طریقہ کار اور معیار کو تیار کرے۔

زندگی بقاء اور ترقی کا حق:

22) کمیٹی انسداد دہشت گردی کی سرگرمیوں اور دہشت گردی کی سرگرمیوں اور تشدد کی کارروائیوں کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے بچوں کی بڑی تعداد کے بارے میں سخت تشویش کا شکار ہے جیسے کہ 2014ء میں پشاور میں سکول پر حملے میں 142 بچوں کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ تھرپارکر میں خشک سالی کے نتیجے میں بچوں کی اموات جن میں غذائی قلت یا زچگی اور نوزائیدہ کی دیکھ بھال کی کمی شامل ہے کمیٹی ان رپورٹس کے بارے میں بھی شدید تشویش کا اظہار کرتی ہے کہ لڑکیوں کو نشانہ بناتے ہوئے طفل کشی (شیر خوار بچوں کا قتل) کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور ایسے جرائم پر شاذ و نادر ہی کارروائی کی جاتی ہے۔

23) کمیٹی ریاستی پارٹی سے فوری اقدامات کا مطالبہ کرتی ہے کہ:

الف) انسداد دہشت گردی کی سرگرمیوں، دہشت گردی اور تشدد کی کارروائیوں کے نتیجے میں بچوں کے قتل کو روکے اور سکول اور اُن علاقوں کو جہاں بچوں کی تعداد زیادہ ہیں کو فراہم کردہ حفاظتی اقدامات کو بہتر بنائیں۔

ب) غذائیت کی کمی کی روک تھام اور اُن کا مقابلہ کرنا خصوصاً کمزور بچوں اور پسماندہ گروہوں میں جیسے دلت بچوں سمیت غربت میں زندگی گزارنے والے بچے۔

ج) اس بات کو یقینی بنانا کہ خشک سالی کی صورت میں بچوں کو امداد تک فوری طور پر رسائی فراہم کی گئی ہو جس میں مناسب خوراک اور پانی شامل ہے اور ممکنہ غلط استعمال سے بچنے کے لئے ایسی امداد کی فراہمی پر گہری نظر رکھنا۔

د) خصوصاً دور دراز دیہی علاقوں میں معیاری زچگی اور نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال تک آسان رسائی فراہم کرنا۔

ڈ) طفل کشی (نوزائیدہ بچوں کا قتل) کے مرتکب افراد کی تحقیقات ان کے خلاف قانونی کارروائی اور انہیں سزا دینے اور جن لوگوں نے اس قسم کے جرائم پر اکسایا ہے کو جرم کی نوعیت کے مطابق سزا دلوائی جائے۔ اور پولیس کو اس قسم کے جرائم کی اطلاع دینے کے بارے میں عوامی شعور اُجاگر کرنا۔

بچوں کو سزائے موت:

24) کمیٹی کو ان رپورٹس پر شدید تشویش ہے کہ جرائم کے مرتکب افراد کی سزائے موت جن کی عمریں اس وقت اٹھارہ سال سے کم تھیں یا جہاں پر فرد کی عمر کے کیس کو لڑا گیا جب دسمبر 2014ء میں مدت کی سزا پر التواء کو اٹھایا گیا۔ بین الاقوامی برادری اور اقوام متحدہ کے متعدد مطالبات کے باوجود اسے اس بات پر بھی سخت تشویش ہے کہ اس وقت ایک بڑی تعداد میں افراد ان جرائم کی بناء پر سزائے موت کے انتظار میں ہیں جب وہ اٹھارہ سال سے کم عمر کے تھے اور یہ کہ ان افراد کو اپنی عمر کی بنیاد پر سزا کو چیلنج کرنے کے طریقہ کار تک محدود رسائی حاصل ہے کمیٹی نے اُن میں سے عبدالرحمان، معین الدین اور محمد انور کے مقدمات کا ذکر کیا جو اِن جرائم کے لئے مستقبل قریب میں پھانسی کے منتظر ہیں جب کہ ارتکاب جرم کے وقت ان کی عمریں اٹھارہ سال سے کم تھیں۔

25) کمیٹی ریاستی پارٹی پرزوردیتی ہے کہ وہ اعلیٰ ترجیحی بنیادوں پر یہ اقدامات اٹھائیں:

الف) تمام پھانسیوں جس میں نابالغ ملوث ہیں پر حکم امتناہی جاری کرے اور اُن تمام مقدمات پر نظرثانی کا آغاز کرے جہاں اٹھارہ سال سے کم عمر کے دوران کسی جرم کا ارتکاب کرنے والے بچوں یا افراد کو سزائے موت دی گئی ہو اور جہاں کوئی بھی اشارہ ملتا ہے یا تھا کہ وہ کم سن تھے خاص طور اس پر زور دیتے ہوئے کہ ملزم کی عمر کیسے طے ہوئی اور جہاں ضروری ہو تحقیقات کو دوبارہ کھولنا اس نقطہ نظر کے ساتھ یا تو قیدی کو رہا کرانا یا اُس کی سزا کو قید میں تبدیل کرنا' اس کا اطلاق ان مقدمات پر بھی ہونا چاہیے جو جووینائل جسٹس سسٹم آرڈی نینس **2000**ء کے نفاذ سے قبل جرم کا ارتکاب ہوا تھا۔

ب) عمر کے تعین کے لئے موثر نظام قائم کریں تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ان مقدمات میں جہاں عمر کے بارے میں ثبوت موجود نہیں بچے کو یہ حق حاصل ہو کہ باقاعدہ تفتیش کے ذریعے اس کی عمر کا تعین کیا جائے اور متنازعہ یا بے نتیجہ شہادت کی صورت میں بچے کو شک کا فائدہ دیا جائے۔

ج) اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچوں سے متعلق مقدمات کے تمام مراحل حتیٰ کہ دہشت گردی سے متعلق جرائم یا شرعی قانون کی خلاف ورزیوں سے متعلق جن میں گرفتاریاں (حراست قبل از' بعداز کی سماعت) اور مقدمے کی سماعت شامل ہیں ان کو کنونشن اور بین الاقوامی معیارات کی تعمیل میں بچوں کی عدالتوں میں دیکھا جارہا ہے۔

د) بچوں کی تعداد اور ان افراد کی تعداد کے بارے میں اعداد و شمار فراہم کریں جنہوں نے اس وقت جرم کا ارتکاب کیا جب ان کی عمر **18** سال سے کم تھیں اور سزا موت کے انتظار میں ہیں۔

نام نہاد غیرت کے نام پر قتل:

26) کمیٹی کو اس امر پر تشویش ہے کہ کریمینل لاء (ترمیمی) ایکٹ 2004ء کو اپنانے کے باوجود مبینہ طور پر نام نہاد غیرت کے نام پر قتل مبینہ طور پر معاشرتی قبولیت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے رویئے کی وجہ سے عروج پر ہے یا تو وہ قانون سے بے خبر ہیں یا جان بوجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں اس کے علاوہ کمیٹی اس طرح کے قتل کے شرعی قانون کے تحت قصاص اور دیت کے اطلاق کے امکانات کے بارے میں بھی فکرمند ہے چونکہ ان دفعات کے تحت مجرم کو رہائی مل سکتی ہے۔

27) کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ نام نہاد عزت کے نام پر ہونے والے صنف پر مبنی جرائم کے لئے قانون کا سختی سے نفاذ کی پالیسی اپنائے اور تمام مقدمات کی فوری اور مؤثر تحقیقات کو یقینی بنائے۔ خصوصاً ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ:

الف) اس بات کو یقینی بنائیں کہ صنف پر مبنی تشدد اور نام نہاد غیرت کے نام پر قتل ہونے والے جرائم کے مرتکب افراد کے خلاف تعزیرات کے متعلقہ دفعات کے تحت قانونی چارہ جوئی کر کے جرم کی سنگینی کے مطابق اُن کو سزا دلوائی جائے۔ اور یہ کہ ایسے مقدمات کو شرعی قانون کے مطابق جہاں پر راضی نامہ کی گنجائش موجود ہے نہ چلایا جائے۔

ب) عوام الناس' ذرائع ابلاغ کے افراد' مذہبی اور سماجی رہنماؤں' قانون نافذ کرنے والے اداروں کے افراد' نظام عدل سے وابسطہ افراد میں شعور اُجاگر کرنے کے اقدامات کئے جائے۔ تا کہ نام نہاد غیرت کے نام پر عورت سے بے زاری جیسے رویوں کا خاتمہ کیا جاسکے۔

ج) غیرت کے نام پر قتل ہونے والے جرائم کا نشانہ بننے والی خواتین' بچوں اور ایسے افراد جنہیں اس قسم کے جرائم کے شکار ہونے کا خطرہ ہو کو مؤثر تحفظ بشمول پناہ گاہ اور دیگر حفاظتی اقدامات مہیا کریں۔

D) شہری حقوق اور آزادی:

پیدائش کا اندراج:

28) کمیٹی پیدائش کے اندراج یونٹوں اور تمام صوبوں میں پیدائشی اندراج کی حوصلہ افزائی کے لئے ریاستی پارٹی کے ذریعہ متعارف کرایا گیا اختیاری چپ (اپشنل چپ) پر مبنی کارڈ سسٹم کا خیر مقدم کرتی ہے اس کے باوجود اسے یہ تشویش ہے کہ صرف تیس فیصد بچے ہی پیدائش کے وقت رجسٹرڈ ہوتے ہیں جن میں رجسٹریشن (اندراج) کی سب سے کم شرح بلوچستان اور وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقوں میں ہے کمیٹی خاص طور پر عوامی سطح پر آگاہی کی کم شرح' پیچیدہ طریقہ

کاراور پیدائش کے اندراج کے لئے زیادہ فیس اور پسماندہ اور پسماندہ گروہوں سے تعلق رکھنے والے بچوں بشمول شادی کے بغیر پیدا ہونے والے بچے مہاجر اور اندرونی طور پر بے گھر بچوں کی پیدائش کے اندراج کو یقینی بنانے کے لئے موثر اقدامات کی کمی کے بارے میں خاص فکرمند ہے۔

29) سب کو قانونی شناخت بشمول پیدائش کے اندراج کے سلسلے میں پائیدار ترقیاتی اہداف کے ہدف نمبر 161 کو نوٹ کرتے ہوئے کمیٹی ریاستی پارٹی سے پرزور درخواست کرتی ہے کہ:

الف) پسماندہ افراد اور پسماندہ افراد کے مابین پیدائشوں کے بروقت اندراج کو فروغ دینا اور غیر رجسٹریشن (اندراج نہ کرنا) کے نتائج کے بارے میں بڑے پیمانے پر عوام کو آگاہ کرنا۔

ب) رجسٹریشن کے متعلق تمام فیس ختم کرنا اور ملک بھر میں اندراج سے متعلق طریقہ کار کو سہل بنانا بشمول موبائل رجسٹریشن یونٹ کے ذریعے۔

ج) پیدائش کے اندراج یا شناختی دستاویزات سے محروم بچوں کی شناخت کے لئے ایک سروے کروائیں اور ان بچوں کے لئے پیدائشی رجسٹریشن اور دستاویزات کے اجراء کو یقینی بنانے کے لئے فوری انتظامی اور عدالتی اقدامات کریں۔

د) اس بات کو یقینی بنائیں کہ شناختی دستاویزات نہ ہونیوالے بچوں کو تعلیم، صحت اور عوامی خدمات تک رسائی سے منع نہیں کیا گیا ہے۔

مذہبی آزادی:

30) کمیٹی کو ریاستی پارٹی میں مذہب کی محدود آزادی، شیعہ مسلمان، ہندو و عیسائی اور احمدی جیسے مذہبی اقلیتوں کے بچوں کو تشدد کا نشانہ بنانے اور جبری مذہب کی تبدیلی پر شدید تشویش ہے اسے خاص طور پر توہین رسالت کے قوانین پر تشویش ہے جو قرآن پاک کی بے حرمتی اور پیغمبر حضرت محمدؐ کی توہین پر بھاری سزائیں بشمول سزائے موت دیتی ہے اور جن کی مبہم تعریف بیان کی گئی ہے جس کا اکثر غلط استعمال کیا جاتا ہے مزید براں، کمیٹی کو ان رپورٹس پر تشویش لاحق ہے کہ سکولوں میں مذہبی عدم رواداری کی تعلیم دی جاتی ہے، غیر مسلم طلباء کو اسلامی تعلیم مکمل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور کچھ سکولوں کی نصابی کتب میں مذہبی اقلیتوں کے بارے میں توہین آمیز بیانات بھی شامل ہیں۔

31) کمیٹی ریاستی پارٹی پر زور دیتی ہے کہ

الف) شیعہ مسلم، ہندو، عیسائی اور احمدی بچوں سمیت تمام بچوں کی مذہبی آزادی کی حفاظت کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچے اپنے مذہب کا انتخاب کرنے کے قابل ہوں اور سکولوں سمیت کسی بھی دوسرے مذہب کی پرچار نہ ہو۔

ب) توہین رسالت کے قوانین کا جائزہ لیں اور انہیں منسوخ کریں تاکہ ان کے غلط استعمال یا غلط تشریح سے بچ سکیں اور یہ امر یقینی بنائیں کہ 18 سال سے کم عمر بچوں کو ایسے جرائم کی مجرمانہ ذمہ داری سے استثنیٰ حاصل ہو۔

ج) سکولوں کی نصابی کتب سے مذہبی اقلیتوں کے بارے میں تمام توہین امیز بیانات کو ہٹا دیں اور رواداری، عدم تفریق اور انسانی حقوق کی تعلیم کو فروغ دیں۔

E) بچوں کے خلاف تشدد (آرٹیکل 39 اور (19, 24 (3), 28 (2), 34,37(a)

اذیت اور دیگر ظالمانہ یا توہین امیز سلوک یا سزائیں:

32) کمیٹی ملک بھر میں تھانوں اور جیلوں میں بچوں کے ساتھ منظّم اور وسیع پیمانے پر تشدد اور بدسلوکی کی رپورٹس کی مذمت کرتی ہے جس میں فیصل آباد ڈسٹرکٹ پولیس کے ہاتھوں بچوں پر تشدد کی رپورٹس بھی شامل ہے۔ کمیٹی کو سخت تشویش ہے کہ شرعی قانون بچوں کو حدود جرائم کے تحت ہاتھ کاٹنے، کوڑے، سنگسار

کرنا اور دیگر ظالمانہ اور توہین آمیز سزائیں شامل ہیں۔

33) بچوں کے تمام قسم کے تشدد سے آزادی کے حق پر کمیٹی کے عمومی تبصرہ نمبر 13 (2011) اور پائیدار ترقیاتی اہداف کے ہدف نمبر 16.2 کا حوالہ دیتے ہوئے کمیٹی ریاستی پارٹی پر زور دیتی ہے وہ تاخیر کئے بغیر بچوں کے ساتھ زیادتی اور ناجائز سلوک کے تمام مقدمات خاص طور پر قانون نافذ کرنے والے افسران کے ذریعے مرتکب ہونے والے بشمول فیصل آباد ضلعی پولیس کی آزادانہ تحقیقات کا آغاز کرے۔ اس قسم کے عمل کا حکم دینے‘ نظرانداز کرنے یا اُن کو سہولت فراہم کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور جرم کی نوعیت کے مناسبت سے تعزیرات کا استعمال کرتے ہوئے انہیں سزائیں دینے کو یقینی بنائیں۔ کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنے قوانین اور رائج طریقوں پر نظرثانی کرے اور اٹھارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو حدود سے متعلقہ جرائم خصوصاً ہاتھ کاٹنے کی سزا ‘کوڑے‘ سنگسار کرنے یا تشدد کے دیگر اقسام اور ظالمانہ اور توہین امیز سلوک جیسے سزاؤں سے مستثنیٰ قرار دے۔

جسمانی سزائیں:

34) کمیٹی ہدایات پر عمل درآمد اور ہاٹ لائن (فوری براہ راست رابطہ) کے قیام کے ذریعے سکولوں میں جسمانی سزاؤں کے خاتمے کیلئے ریاستی پارٹی کی کوششوں کو نوٹ کرتی ہے تاہم اسے تمام دیگر اداروں میں اس طرح کی سزا کے وسیع پیمانے پر استعمال سے تشویش ہے۔

35) بچوں کی جسمانی سزاؤں سے تحفظ کے حق اور دیگر ظالمانہ اور توہین آمیز سلوک کے تمام سزاؤں کے بارے میں کمیٹی کی عمومی تبصرہ نمبر 8 (2006) کی روشنی میں کمیٹی ریاستی پارٹی سے ہر قسم کی جسمانی سزا کو ختم کرنے اور اس پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرتی ہے یہ سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی جسمانی سزا کے مضر اثرات کے بارے میں شعور بیدار کرنے اور اس طرز عمل کے بارے میں مروجہ رویئے کو تبدیل کرنے اور بچوں کی پرورش اور نظم وضبط کی مثبت‘ عدم تشدد اور شمولیتی صورتوں کو فروغ دینے کے لئے مہمات کو نافذ کرے۔

جنسی استحصال اور زیادتی:

36) کمیٹی کو شدید تشویش ہے کہ

الف) بچوں کی بڑی تعداد جن میں جنسی استحصال‘ استحصال‘ عصمت دری اور اغواء کا نشانہ بنتے ہیں اس استحصال کرنے والوں میں طالبان بھی شامل ہیں خصوصاً صوبہ خیبر پختونخوا‘ پنجاب کے کچھ حصے اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے۔

ب) بچوں کی جسم فروشی اور فحش نگاری کے مقصد سے بچوں کا جنسی استحصال کی اطلاعات۔

ج) بچوں کی جنسی استحصال اور استحصال کی روک تھام‘ مجرموں کے خلاف کارروائی اور متاثرین کو انصاف کی فراہمی جو معاشرے میں اُن کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں کیلئے حکومت کے ذریعے موثر اقدامات کا فقدان۔

37) کمیٹی ریاستی پارٹی پر زور دیتی ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ترجیحی بنیادوں پر:

الف) بچوں کی جنسی زیادتی اور استحصال کی تعریف اور ممانعت پر صاف اور واضح قوانین اپنائیں۔

ب) گھر‘ سکولوں‘ اداروں یا دیگر ترتیبات میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور استحصال کی لازمی اطلاع دہندگی کے لئے فوری‘ موثر‘ قابل رسائی نظام کا آغاز کریں تاکہ بچوں کے جنس کے ساتھ زیادتی اور استحصال کی تمام رپورٹس اور الزامات کی تحقیقات کی جاسکیں اور جرم کی نوعیت کے مطابق مجرموں کو سزائیں دی جاسکیں۔

ج) جنسی زیادتی اور بدسلوکی کا نشانہ بننے والے افراد کی بدنامی سے نمٹنے کے لئے شعور بیدار کرنے کی سرگرمیاں انجام دیں۔

د) بچوں کی تجارتی بنیادوں پر جنسی استحصال کے خلاف عالمی کانگریس میں اختیار کردہ دستاویزات کے مطابق متاثرہ بچوں کا بچاؤ اور بازیابی اور معاشرتی بحالی پر توجہ دینے والے پروگرام اور پالیسیاں تیار کریں۔

نقصان دہ مروجہ طریقے:

38) کمیٹی پریونشن آف اینٹی وومن پریکٹسز (کریمنل لاء ایمنڈمنٹ) ایکٹ 2011 جس میں روایتی طریقوں جیسے ونی، سوارا، بدلہ ے صلح اور خیبر پختونخوا ایلی مینیشن آف کسٹم آف غگ ایکٹ 2013 جو صوبہ خیبر پختونخوا میں جبری شادیوں کے رواج کو جرم قرار دیتا ہے کا خیر مقدم کرتی ہے تاہم کمیٹی کو اس طرح کے قوانین کے اور ملک بھر بچوں کی شادیوں کے مستقل رواج کے بارے میں خصوصاً کنیوں اور بچوں کے درمیان کم سطح پر عوامی شعور پر تشویش ہے۔ کمیٹی کو اس بات پر خاص طور پر تشویش ہے کہ غیر قانونی، غیر رسمی (مقامی جرگہ) بچوں کی زندگیوں کے بارے میں اُن کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فیصلے جاری رکھے ہوئے ہیں، مزید براں کمیٹی دیگر غیر انسانی رواجوں اور رسومات کے بارے میں فکرمند ہے جو لڑکیوں کی جان کی سلامتی کو خطرے میں ڈالتی ہے جیسے جلانے، تیزاب کے حملے، ہاتھ پیر کاٹنے، بے لباس کرنے اور جنسی طور پر حراساں کرنا۔

39) کمیٹی ریاستی پارٹی سے فوری طور پر درخواست کرتی ہے کہ

الف) ملک بھر میں بچوں کی کم عمری میں شادی پر پابندی کیلئے موجودہ قانون کو نافذ کریں اور مقامی کونسلوں (جرگہ) کے ممبروں سمیت ان افراد کی تفتیش اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائیں جو ریاستی پارٹی کے قوانین اور اس کی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نقصان دہ طریقوں کی حمایت کرتے ہیں۔

ب) بچیوں کی جسمانی اور ذہنی صحت اور لڑکیوں کی فلاح و بہبود پر بچیوں کی کم عمری میں شادی کے مضر اثرات کے حوالے سے اہل خانہ، مقامی حکام، مذہبی اور برادری کے رہنماؤں، ججوں اور استغاثہ (وکلاء) کو ہدف بناتے ہوئے بیداری (آگاہی) پیدا کرنے کی مہمات اور پروگراموں کو ترتیب دیں اور کنونشن / معاہدے کے تحت بچوں خصوصاً بچیوں کو اُن کے حقوق بشمول جبری شادی کا نشانہ نہ بننے کا حق کے بارے میں آگاہ کریں۔

ج) خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے پر کمیٹی کی عمومی سفارش نمبر **31** نقصان دہ طریقوں پر بچوں کے حقوق پر عمومی تبصرہ نمبر **18 (2014)** کی روشنی میں بچوں کے خلاف ہونے والے نقصان دہ طرز عمل جیسے جلانے، تیزاب کے حملے، ہاتھ پیر کاٹنے، بے لباس کرنے اور جنسی طور پر ہراساں کرنے کے لئے فعال اقدامات کریں اور قصور واروں کو انصاف کے کٹہرے میں لائیں۔

ہر قسم کے تشدد سے آزادی:

40) بچوں کے خلاف تشدد سے متعلق اقوام متحدہ کے مطالعے 2006 (A/61/299) کی سفارشات کو یاد کرتے ہوئے بچوں کو ہر طرح کے تشدد سے آزادی کے حق پر اپنے عمومی تبصرہ نمبر 13 (2011) کو مدنظر رکھتے ہوئے اور پائیدار ترقیاتی اہداف کے ہدف نمبر 16.2 استحصال، اسمگلنگ اور بچوں کے خلاف ہر طرح کے تشدد اور تشدد کے خاتمے کے لئے کو نوٹ کرتے ہوئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی بچوں پر ہر طرح کے تشدد کے خاتمے کو ترجیح دیں خصوصاً یہ تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) بچوں کے خلاف ہر طرح کے تشدد کو روکنے اور ان سے نمٹنے کے لئے ایک جامع قومی حکمت عملی تیار کریں۔

ب) بچوں کے خلاف ہر طرح کے تشدد سے نمٹنے کے لئے قومی ہم آہنگی (رابطہ کاری) کے فریم ورک کو اپنائیں۔

ج) تشدد کے صنفی زاویئے کے مطالعہ کیلئے خصوصی اقدام۔

د) بچوں کے خلاف تشدد سے متعلق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خصوصی نمائندے اور اقوام متحدہ کے دیگر اداروں کے ساتھ تعاون کریں۔

F) خاندانی ماحول اور متبادل نگہداشت (آرٹیکل نمبر (5, 9-11, 18 (1) اور (2), 20, 21, 25 and 27 (4))

خاندانی ماحول:

41) کمیٹی کو غربت میں زندگی گزارنے والے خاندان کے بچوں کو فراہم کی جانے والی ناکافی امداد اور ضرورت مند خاندانوں کیلئے نفسیاتی امداد اور رہنمائی کی عدم دستیابی پر تشویش ہے جو بچوں سے دستبرداری اور گھر سے باہر بندوبستی اداروں کا باعث بنتی ہے۔ کمیٹی کو ملک میں کثرت ازدواج کے مستقل رواج پر بھی تشویش ہے جو اگرچہ قانونی طور پر اس کی اجازت ہے لیکن بچوں پر منفی اثرات ڈالتی ہے۔

42) بچوں کی متبادل نگہداشت کے رہنما خطوط کی جانب ریاستی پارٹی کی توجہ مبذول کروانے کیلئے کمیٹی اس بات پر زور دیتی ہے کہ مالی اور مادی غربت یا وہ حالات جو براہ راست یا منفرد طور پر ایسی غربت سے منسوب ہوں۔ کسی بچے کو والدین کی دیکھ بھال سے ہٹانے، کسی بچے کو متبادل نگہداشت میں دینے یا معاشرتی بحالی کو روکنے کا واحد جواز کبھی بھی نہیں ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) غربت میں زندگی گزارنے والے خاندانوں کو مالی مدد فراہم کرنے اور نفسیاتی اور معاشرتی تعاون اور رہنمائی فراہم کرے تاکہ والدین اپنی پدرانہ ذمہ داریاں پوری کر سکیں اور اپنی کوششوں کو تقویت دیں تاکہ بچوں سے دستبرداری اور گھر یا ہر دیگر بندوبستی اداروں کو روکا جا سکے۔

ب) مسلم فیملی لاء 1961ء پر نظر ثانی کریں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ان تمام دفعات کا جن کے بچوں پر منفی اثر پڑتا ہے خاص طور پر وہ جو کثرت ازدواج کی اجازت دیتے ہیں کو منسوخ کر دیا جائے۔

43) کمیٹی قومی اور صوبائی بچوں کے تحفظ کے مراکز، مزدور بچوں کیلئے قومی بحالیاتی مراکز اور پاکستان سویٹ ہوم منصوبے کے قیام کو نوٹ کرتی ہے جس کا مقصد بچوں کو متبادل نگہداشت مہیا کرنا ہے لیکن کمیٹی افسوس کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی خاندانی ماحول سے محروم بچوں کیلئے رضاعی دیکھ بھال فراہم نہیں کرتی ہے یہ تشویشناک امر ہے کہ والدین کی دیکھ بھال کے بغیر بہت سے بچے نجی یتیم خانوں، اداروں سمیت مذہبی اداروں (مدرسوں) اور پناہ گاہوں میں رہتے ہیں جو بعض اوقات قومی یا صوبائی اداروں کے ساتھ رجسٹرڈ ہوتے ہیں لیکن ریاستی پارٹی ان کی دیکھ بھال کے معیار کیلئے کوئی معیارات فراہم نہیں کرتی اور نہ ہی ان کی نگرانی کی جاتی ہے مزید یہ کہ کمیٹی کو تشویش لاحق ہے کہ ایسے اداروں میں مناسب طبی، نفسیاتی اور تعلیمی سہولیات کا فقدان ہے اور ان کے پاس شکایت کے کوئی انتظام / طریقہ کار موجود نہیں ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ بچوں کے حقوق پامال نہیں ہوئے ہیں۔

44) کمیٹی اپنی پچھلی دی گئی سفارشات کا اعادہ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) گھر سے باہر بندوبستی اداروں کی نگہداشت پر انحصار کم کرنے کے لئے والدین کی دیکھ بھال سے محروم بچوں کے لئے خاندانی / کنبہ اور برادری پر مبنی متبادل نگہداشت کے فروغ کی تائید کو مستحکم کریں۔

ب) بچوں کے لئے متبادل دیکھ بھال کے بارے میں ایک واضح ضابطہ جس میں معیاری دیکھ بھال کے معیارات، جگہوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ اور اس عمل کے تمام مراحل میں بچوں کے سننے کا حق قائم کریں۔

ج) دیکھ بھال کی دیگر ادارے میں عملے کے لئے تربیت فراہم کریں بچوں کے ساتھ ناجائز سلوک کی اطلاع دہندگی کو قابل رسائی بنانے کے ذرائع حق میں شکایات کے طریقہ کار اور بچوں کے ساتھ ناجائز سلوک کی نگرانی اور اس کے تدارک کے لئے اقدامات عمل در آمد شامل ہیں مہیا کریں۔

د) اس بات کو یقینی بنائیں کہ مناسب دیکھ بھال کرنے والے مراکز اور متعلقہ بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والی خدمات نیز طبی' نفسیاتی اور تعلیمی خدمات کے لئے مناسب انسانی' تکنیکی اور مالی وسائل مختص کئے جائیں تاکہ وہاں کے رہائشی بچوں کی بحالی اور معاشرتی بحالی ممکن ہوسکے۔

G) معذوری' بنیادی صحت اور فلاح و بہبود (آرٹیکل (6, 18 (3), 23, 24, 26, 27 (1)-(3) اور 33)

معذور بچے:

45) بڑے پیمانے پر معاشرتی رسوائی کے باعث بچوں سے دستبرداری کی اطلاعات پر کمیٹی کو سخت تشویش ہے جبکہ جامع تعلیم کی فراہمی کے ریاستی پارٹی کے ارادے کو نوٹ کرتے ہوئے کمیٹی کو یہ تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی میں رہنے والے معذور بچوں کی بڑی تعداد کو تعلیم تک رسائی حاصل نہیں ہے اسے اس بات پر بھی خدشہ ہے کہ خصوصی تعلیم کے مراکز جن میں معمولی معذوری والے بچوں کا تھوڑا سا تناسب (مبینہ طور پر 0.04 فیصد) شامل ہے ان بچوں کی ضروریات کو پورا نہیں کرتے اور دیہی علاقوں میں مکمل طور پر موجود نہیں کمیٹی کو مزید تشویش ہے کہ معذور بچوں کے لئے سکولوں' ہسپتالوں اور تفریحی بنیادی ڈھانچے کی رسائی محدود ہے۔

46) معذور بچوں کے حقوق کے بارے میں اپنے عمومی تبصرے نمبر 9 (2006) کی روشنی میں کمیٹی ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ:

الف) معذور بچوں کو دستبرداری سے بچانے اور تحفظ دینے کیلئے معذور بچوں کے خاندان کو مناسب امداد اور رہنمائی فراہم کریں اور حکومتی عہدیداران' عام عوام اور اہل خانہ کو معذور بچوں کے خلاف تعصب اور تعصب کا مقابلہ کرنے اور ایسے بچوں کی مثبت تصویر کشی کو فروغ دینے کیلئے بیداری پیدا کرنے والی مہمات کو نافذ کریں۔

ب) جامع تعلیم تک تمام معذور بچوں کی رسائی کی حوصلہ افزائی کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان بچوں کے لئے جامع تعلیم میں جگہ دینے کو خصوصی اداروں اور کلاسز پر فوقیت دی جائے۔

ج) سکولوں' صحت کی دیکھ بھال کے مراکز اور عوامی عمارتوں کے ڈھانچے اور سہولیات کو بہتر بنائیں تاکہ پورے ملک میں معذور بچوں کو رکاوٹوں سے پاک رسائی کی فراہمی ہو۔

د) معذور بچوں سے متعلق جمع شدہ اعداد و شمار کو منتظم کریں اور معذوری کی تشخیص کیلئے ایک موثر نظام کار قائم کریں تاکہ کے معذور بچوں کیلئے مناسب پالیسیوں اور پروگراموں کا اجراء کیا جائے۔

صحت اور صحت کی خدمات:

47) صحت کی دیکھ بھال اور ''لیڈی ہیلتھ ورکرز'' پروگرام کے لئے ریاستی پارٹی کے بجٹ کی مختص رقم میں کچھ بہتری کو نوٹ کرتے ہوئے کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاستی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات نامناسب اور ناکافی ہیں خصوصاً دیہی علاقوں میں جہاں وہ بنیادی طور پر نجی شعبہ فراہم کرتے ہیں اس کے علاوہ کمیٹی کو تشویش ہے کہ:

الف) بچوں کی اموات کی شرح میں کمی میں سست روی اور نوزائیدہ بچوں کی اموات میں اضافہ۔

ب) پولیو کی بڑھتی ہوئی بیماری کی شرح' خصوصاً وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں جس کی وجہ طالبان کی جانب سے ویکسی نیشن (قطرے پلانے) پر پابندی اور بچوں کو قطرے پلانے والے اہلکاروں کے قتل کے ساتھ بڑے پیمانے پر خسرہ کا پھیلاؤ ہے۔

ج) وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں خصوصاً اندرونی طور پر بے گھر ہونے والے بچوں کے لئے صحت کی ناکافی سہولیات (مراکز) اور خدمات جن میں تقریباً نصف بچوں کو صحت کی سنگین صورتحال کی اطلاع ہے۔

د) پینے کے صاف پانی اور حفظان صحت کے حصول کی عدم دستیابی اور غذائیت کی کمی کا مسئلہ جو مبینہ طور پر پانچ سال سے کم عمر بچوں میں 35 فیصد اموات کا سبب بنتا ہے اور دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ ضرورت مند بچوں کے لئے خوراک کی امداد میں بدانتظامی کی وجہ بھی قرار دیا جاتا ہے۔

48) بچوں کے حقوق کے حوالے سے صحت کے اعلیٰ ترین قابل حصول معیار سے استفادہ حاصل کرنے پر عمومی تبصرہ نمبر **15** (**2013**) کی روشنی میں اور پائیدار ترقیاتی اہداف کے ہدف نمبر **3.2** اور نمبر **3.8** کو نوٹ کرتے ہوئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) صحت کے لئے مختص بجٹ میں اضافہ اور معیاری نگہداشت کی خدمات کی فراہمی کو خاص طور پر دیہی علاقوں تک بڑھانا۔

ب) پانچ سال سے کم عمر کے بچوں میں شرح اموات کو نمایاں طور پر کم کرنے کے لئے تمام اقدامات اٹھائیں کہ **2030** تک کم از کم **1000** زندہ پیدائشوں پر **25** اموات تک کم ہو۔ اور نوازئیدہ شرح اموات کم از کم **1000** زندہ پیدائشوں پر **12** اموات تک کم ہو۔

ج) پورے ملک خصوصاً وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں پیدائش سے لیکر پانچ سال تک تمام بچوں کو صحت کی خدمات کا پیکیج فراہم کریں جس میں پولیو اور خسرہ جیسی بیماریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکے شامل ہوں اور پولیوں کے قطرے پلانے کی اہمیت کے بارے میں معاشرے میں شعور بیدار کریں۔

د) اس بات کو یقینی بنائیں کہ ملک بھر کے بچوں اور اندرونی طور پر بے گھر افراد کے بچوں پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے صحت کی مناسب سہولیات اور تربیت یافتہ طبی پیشہ ورانہ افراد کے ذریعہ فراہم کردہ معیاری خدمات تک انہیں رسائی ہو۔

ڈ) پانی اور صفائی ستھرائی تک اعلیٰ ترجیح کے طور پر رسائی فراہم کریں اور غذائیت کے پروگرام تیار کریں جو نشوونما کی کم شرح نمو اور کم غذائیت کی دیگر صورتوں جیسے مسائل کو کم کریں اور شدید غذائی کمی سے متاثرہ بچوں کو ہدف بناتے ہوئے صحت کی تمام سہولیات میں غذائیت کے ایک لازمی پیکیج کو لاگو کریں۔

ر) اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (یونسف) اور عالمی ادارہ صحت جیسے اداروں سے مالی اور تیکنیکی مدد حاصل کریں۔

ذہنی صحت:

49) کمیٹی بچوں میں خودکشی اور خودکشی کی کوششوں کی خبروں اور ایسی خودکشیوں کی وجوہات کی تحقیقات سے متعلق معلومات کے فقدان سے پریشان ہے کمیٹی عام طور پر ذہنی صحت کے پیشہ ور افراد کی کمی (عموماً) اور بچوں کی طبی ماہر نفسیات (Peads Psychiatrist) کی خصوصاً شدید کمی (اندازے کے مطابق اس وقت چالیس لاکھ بچوں کیلئے ایک طبی ماہر نفسیات ہے) بارے میں تشویش ہے اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ ریاستی پارٹی نے بچوں کی ذہنی صحت کے حوالے سے مجموعی صورتحال کا ڈیٹا فراہم نہیں کیا ہے۔

50) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی بچوں میں خودکشی کی روک تھام کیلئے فوری اقدامات کرے بشمول سکولوں اور مقامی آبادی میں نفسیاتی مشاورت کی خدمات اور سماجی کارکنوں کی تعداد میں اضافہ کرے اور یہ یقینی بنائیں کہ بچوں کے ساتھ کام کرنے والے تمام پیشہ ور افراد کو خودکشی کے ابتدائی رجحانات اور ذہنی صحت سے متعلقہ مسائل کی نشاندہی کرنے اور ان سے نمٹنے کیلئے مناسب تربیت حاصل ہے۔ کمیٹی یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اعداد وشمار جمع کرے اور بچوں کی ذہنی صحت کے حوالے سے

جامع پالیسی اپناتے ہوئے اس بات کو یقینی بنائے کہ بنیادی صحت کی دیکھ بھال' سکولوں اور مقامی آبادی میں ذہنی صحت کو فروغ دینے' مشاورت کرنے' ذہنی صحت سے متعلق اضطراب کی روک تھام اور بچوں کے لئے دوستانہ ذہنی صحت کی خدمات' پالیسی کی لازمی خصوصیات ہوں گی۔

نوجوان کی صحت:

51) کمیٹی موبائل سروس یونٹوں کے قیام کا خیر مقدم کرتی ہے جو خاندانی منصوبہ بندی اور تولیدی صحت کی خدمات مہیا کرتے ہیں تاہم اسے تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی نے ایسی خدمات کی اقدام' دائرہ کار اور وسعت کے بارے میں مزید تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں اور اس مقصد کیلئے مختص بجٹ کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گیں۔ کمیٹی کو خاص طور پر نوجوانوں میں جنسی اور تولیدی حقوق کے بارے میں کم سطح کے بیداری اور خصوصاً دیہی علاقوں میں معاشرتی رکاوٹوں کی وجہ سے لڑکیوں کے لئے جنسی اور تولیدی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک رسائی کے فقدان پر تشویش ہے۔ کمیٹی نوجوانوں کی بڑی تعداد میں غیر محفوظ اور خفیہ اسقاط حمل کا طریقہ کار استعمال کرتے ہوئے اسقاط حمل کی اطلاعات اور خاص طور پر غیر شادی شدہ لڑکیوں کے لئے قانونی اسقاط حمل تک رسائی کے فقدان پر فکر مند ہے۔

52) بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن کے بارے میں نوجوانوں کی صحت اور ترقی کے بارے میں اپنے عمومی تبصرے نمبر 4 (2003) کی روشنی میں کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) نوجوانوں کے لئے ایک جامع جنسی اور تولیدی صحت کی پالیسی اپنائیں اور یہ یقینی بنائیں کہ جنسی اور تولیدی صحت کی تعلیم لازمی سکول کے نصاب کا حصہ ہو اور اس کا مقصد نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کا بے وقت (جلدی) حمل اور جنسی طور پر منتقل ہونے والے بیماریوں کی روک تھام پر خصوصی توجہ دینا ہے۔

ب) اپنے قوانین کا جائزہ لیں تا کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ غیر شادی شدہ لڑکیوں سمیت بچوں کو مانع حمل' محفوظ اسقاط حمل اور اسقاط حمل کے فیصلوں میں لڑکیوں کے خیالات کو ہمیشہ سننا اور ان کا احترام کرنا چاہیے۔

ج) حاملہ نوجوانوں' نوعمر ماؤں اور ان کے بچوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کے خلاف امتیازی سلوک نہ کرنے کے لئے ایک پالیسی تیار کر کے نافذ کریں۔

ایچ آئی وی/ایڈز:

53) ایڈز کنٹرول کے قومی پروگرام کو نکوٹ کرتے ہوئے کمیٹی کو ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں خاص طور پر نوجوانوں کے حوالے سے کم پیمانے کی آگہی پر تشویش ہے۔ اسے بچوں میں بیمار کے خطرات اور محرکات خصوصاً خطرات کی زد میں گرے ہوئے بچوں کے گروہ مثلاً گلیوں میں پھیرنے والے بچے' کام کرنے والے بچے' منشیات استعمال کرنے والے بچے اور وہ بچے جو جسم فروشی میں ملوث ہیں' ان کو سمجھنے کیلئے معلومات کی کمی اور تحقیق کی قلت افسوس ہے۔ مزید براں اسے تشویش ہے کہ ایچ آئی وی/ایڈز سے متاثرہ حاملہ خواتین کو ان کی حالت سے آگہی نہیں ہوتی اور انہیں یہ بیماری ماں سے بچے میں منتقل ہونے سے بچنے کے لئے اینٹی رٹرووائرل دوائیں مہیا نہیں کی جاتی ہیں۔

54) ایچ آئی وی/ایڈز اور بچے کے حقوق کے بارے میں اپنے عمومی تبصرہ نمبر 3 (2003) کی روشنی میں کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی عام لوگوں اور خاص طور پر بچوں میں ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لئے اقدامات کرے اور خاص طور پر پسماندہ اور محروم حالات میں مبتلا بچوں میں خطرات اور محرکات کے متعلق تحقیق کریں اور یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی متاثرہ حاملہ خواتین کو ماں سے بچے میں ایچ آئی وی/ایڈز کی منتقلی کو روکنے کے لئے اینٹی ریٹرووائرل دوائیں فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائیں۔ اس مقصد کے لئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی ایچ آئی وی/ایڈز پر اقوام متحدہ کے مشترکہ پروگرام سے تکنیکی مدد حاصل کرے۔

منشیات اور نشہ آور اشیاء کا استعمال:

55) کمیٹی منشیات کے استعمال پر قابو پانے والے ماسٹر پلان 2014-2010 کو اپنانے کو نوٹ کرتی ہے لیکن اسے عام طور پر بچوں میں منشیات کے استعمال کے مسئلے کو حل کرنے اور اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں معلومات کے فقدان پر افسوس ہے اور خصوصاً اُن میں جو خطرے سے دوچار ہیں اسے منشیات کے عادی بچوں کے علاج سے متعلق معلومات کی کمی اور سرکاری اور نجی منشیات کی بحالی کے مراکز دونوں کے لئے معیاری اخلاقی پروٹوکول کی کمی پر بھی افسوس ہے جہاں ایسے لوگوں کو اکثر غیر انسانی اور غیر اخلاقی علاج کے طریقوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

56) کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی بچوں میں منشیات کے استعمال کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرنے جس میں بچوں اور نوجوانوں کو نشہ آور چیزوں کی جن میں تمباکو اور الکوحل کا بے جا استعمال کی روک تھام کے لئے درست اور معقول معلومات اور زندگی کی مہارتوں کی تعلیم کی فراہمی اور قابل رسائی اور نوجوان دوست دوائیوں پر منحصر علاج اور نقصان کم کرنے کی خدمات تیار کی جاسکتی ہے۔ یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی بحالی مراکز کے لئے خصوصاً **18** سال سے کم عمر افراد کے ساتھ ہونے والے سلوک سے متعلق قابل اطلاق معیارات کو اپنائے۔

ماحولیاتی صحت:

57) کمیٹی کو بچوں کی صحت پر آلودہ ہوا، پانی اور مٹی کے منفی اثرات اور اس مشکل سے نمٹنے کیلئے کئے گئے ناکافی اقدامات پر سخت تشویش ہے۔

58) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی بچوں کی صحت پر آلودہ ہوا، پانی اور مٹی کے منفی اثرات کا جائزہ لیں تاکہ اس صورتحال کو دور کرنے کے لئے ایک بھرپور حکمت عملی تیار کی جاسکے اور ہوا، پانی اور مٹی کی آلودگی کی زیادہ سے زیادہ کثافت کو قابو کیا جاسکے۔

معیار زندگی:

59) کمیٹی کو تشویش ہے کہ ملک بھر میں انتہائی غربت کی سطح ابھی تک بلند ہے، خصوصاً بچوں میں، اور یہ کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، چائلڈ سپورٹ پروگرام اور زکواۃ پروگرام جیسے منصوبوں کے ذریعے ضرورت مند گھرانوں کی مدد کے لئے ریاستی پارٹی کی کوششیں اب بھی ناکافی ہیں اور معاشرے کے غریب ترین لوگوں تک پہنچ نہیں پاتیں۔

60) کمیٹی قومی سطح پر مناسب معاشرتی تحفظ کے نظام اور سب کیلئے اقدامات پر عمل درآمد پر پائیدار ترقیاتی اہداف میں سے ہدف **1.3** کو ہدف بنانے کے لئے ریاستی پارٹی کی توجہ مبذول کراتی ہے اور سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی غربت اور خصوصاً پسماندہ اور محرومی میں زندگی گزارنے والے بچوں کے اہل خانہ کو خاطر خواہ اور مناسب امداد فراہم کرنے کی اپنی کوششوں کو تقویت بخشے۔

H) تعلیم، تفریح اور ثقافتی سرگرمیاں

تعلیم، بشمول پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت اور رہنمائی

61) کمیٹی 2013ء کے میلینیم ڈویلپمنٹ گول ایکسلریشن پروگرام کا خیر مقدم کرتی ہے، جس میں سکول سے باہر بچوں اور سکول کے ڈھانچے (عمارت) پر توجہ مرکوز کرتا ہے تاہم اسے تشویش ہے کہ:

الف) خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان میں تعلیم کے لازمی قانون کی عدم دستیابی اور جن صوبوں میں یہ موجود ہیں تعلیمی قوانین کا ناقص نفاذ۔

ب) بچوں کی بڑی تعداد (پانچ سے سولہ سال کی عمر کے تمام بچوں میں 47.3) رسمی تعلیم حاصل نہیں کرتی جن میں سے اکثریت نے کبھی کسی سکول میں شرکت نہیں کی۔

ج) لڑکیوں میں سکول چھوڑنے کی شرح سب سے زیادہ ہے جو مبینہ طور پر بلوچستان اور خیبر پختونخوا 50 فیصد اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں 77 فیصد ہے۔

د) سکولوں میں بچوں کے داخلے میں مستقل طور پر بڑے پیمانے پر صنفی، علاقائی اور شہری و دیہی امتیازات۔

ڈ) قدرتی آفات یا مسلح گروہوں کی وجہ سے تباہ حال سکولوں کا ناقص ڈھانچہ اور بنیادی ضروریات کی کمی جیسے پینے کے پانی، بیت الخلاء، بجلی اور دیواریں۔

ذ) ماہر اساتذہ کی کمی اور اساتذہ کی غیر حاضری کی وجہ سے ناقص معیار تعلیم، دیگر وجوہات کے ساتھ ساتھ نصاب اور درس و تدریس کے ایسے طریقہ جو صنف پر مبنی اور مذہبی امتیاز کو فروغ دیتے ہیں۔

ر) رپورٹس کی مدت کے دوران سکولوں خصوصاً سیکولر اور لڑکیوں کے سکولوں پر حملے جن میں اساتذہ کو قتل کا ہدف بنایا اور مسلح گروہوں کے ذریعے سکولوں کی عمارتوں کا استعمال شامل ہے۔

ز) تعلیم کی نجکاری، تعلیمی معیار، نصاب کی ضروریات اور اساتذہ کی قابلیت پر مبنی نجی سکولوں کے لئے تعمیل کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کی کمی۔

س) باقاعدہ سکول کی عمر سے پہلے بچوں کیلئے محدود اور ناکافی تعلیمی سہولیات۔

62) تعلیم کے مقاصد کے بارے میں اپنے عمومی تبصرہ نمبر 1 (2001) اور پائیدار ترقیاتی اہداف کے ہدف نمبر 4 کی روشنی میں کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) قومی، صوبائی اور علاقائی سطح پر متعلقہ قوانین اور پالیسیاں اپناتے ہوئے ملک کے تمام بچوں کے لئے آفاقی، مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم کو یقینی بنائیں۔

ب) بچوں کو سکول چھوڑنے سے روکنے کے لئے سکولوں تک رسائی فراہم کرنا اور پسماندہ خاندانوں کے بچوں کو مالی معاونت فراہم کرنا اور لڑکوں کی طرف داری اور فلاح و بہبود کے پختہ رویوں پر قابو پاتے ہوئے لڑکیوں کی تعلیم پر زور دینا۔

ج) شعور بیدار کریں اور زیر بحث صوبوں اور علاقوں میں رہنے والے بچوں خصوصاً لڑکیوں کو سکولوں میں داخل کروانے کے لئے مقامی آبادی اور والدین کی حوصلہ افزائی کرے۔

د) سکولوں کے بنیادی ڈھانچے اور تعمیر نو کو ترجیح دیں خصوصاً قدرتی آفات یا تنازعات سے متاثرہ سکولوں میں اور پینے کا پانی، بیت الخلاء اور حرارتی نظام کی فراہمی سمیت بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لئے معقول وسائل مختص کریں۔

ڈ) دیہی علاقوں پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے تعلیمی معیار کو بہتر بنائیں اور اساتذہ کے لئے معیاری تربیت اور مراعات فراہم کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ غیر قانونی تدریسی مواد یا طرز عمل کو روکنے کے لئے نصاب اور تدریسی طریقوں کی نگرانی کی جائے۔

ذ) سکولوں خصوصاً سیکولر اور لڑکیوں کے سکولوں کے تحفظ کے لئے اقدامات کریں اور ممکنہ حملوں کی روک تھام بشمول اساتذہ کو نشانہ بنانے والے حملے اور مسلح گروہوں کے ذریعہ سکولوں پر قبضہ کو روکیں۔

ر) سکولوں کی نجکاری کو روکنے اور کم سے کم تعلیمی معیارات، نصاب کی ضروریات اور اساتذہ کی قابلیت کے حامل نجی سکولوں کی تعمیل کی نگرانی کے لئے نظام قائم کریں۔

ز)	ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم کا احاطہ کرنے والی ایک وسیع اور جامع پالیسی کی بنیاد پر دیکھ بھال اور تعلیم کیلئے خاطر خواہ مالی وسائل مختص کریں۔

مدارس:

63)	کمیٹی وزارت داخلہ اور بڑے مدارس کے اتحاد کے مابین 2011ء کے معاہدے کے بعد رپورٹنگ کے دورانیہ میں رجسٹرڈ مدرسوں کی تعداد میں اضافہ کو نوٹ کرتی ہے۔ تاہم کمیٹی کو سخت تشویش ہے کہ معاہدے کے تحت مدارس کو ریاست کی نگرانی کے بغیر مذہبی نصاب کو ترتیب دینے میں مکمل خودمختاری دی گئی ہے اور یہ کہ مدرسہ انتظامیہ کے ذریعہ مبینہ طور پر بچوں کا تجارتی استحصال کیا جا رہا ہے مزید براں کمیٹی کو تشویش ہے کہ نجی مدرسوں کو اکثر غیر ریاستی مسلح گروہوں کے ذریعے بچوں کی بھرتی اور فوجی تربیت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

64)	کمیٹی ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ نجی مدرسوں کو غلط استعمال اور استحصال کے کسی بھی امکان کو روکنے کے لئے مناسب نظام (طریقہ کار) استعمال کرتے ہوئے نگرانی کرے۔ خاص طور پر یہ ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ مدرسوں کی نصاب مجموعی ریاستی نصاب کی پیروی کریں جس کو انسانی حقوق کے جذبے سے مرتب کیا گیا ہے اور ان میں بچوں کے حقوق اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاونات سے متعلق مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ جس میں ریاست ایک پارٹی ہے مدارس مذہبی اور فرقہ وارانہ عدم رواداری کی تعلیم نہ دیں یہ ریاستی پارٹی غیر ریاستی گروہ کی نگرانی کرنے اور انہیں تعلیمی سہولیات تک رسائی سے روکنے اور بچوں کو بھرتی ہونے تک آسانی اور مسلح گروہوں کے ذریعے فوجی تربیت سے روکنے کی بھی تاکید کرتی ہے۔

## **I**)	تحفظ کے خصوصی اقدامات:

آرٹیکل (22, 30, 32-33, 35-36, 37 (b)-(d) اور 38-40)

65)	اگرچہ کمیٹی اس بات کی تعریف کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی خاص طور پر افغانستان سے آنے والے مہاجرین کی ایک بڑی تعداد کی میزبانی جاری رکھے ہوئے ہیں اسے پناہ گزین اور بے گھر افراد کے لئے قانونی فریم ورک کی کمی کا افسوس ہے اسے یہ بھی تشویش ہے کہ پناہ گزین بچے اکثر غیر رجسٹرڈ ہوتے ہیں (خاص طور پر جن کے والدین کے پاس رجسٹریشن کارڈ کا ثبوت نہیں ہوتا) انہیں تعلیم تک رسائی نہیں ہوتی جو انہیں مدرسوں میں شامل ہونے پر مجبور کرتی ہے' سخت حالات میں زندگی بسر کرتے ہیں اور بچوں کی مزدوری اور کم عمری کی شادیوں کا نشانہ بنتے ہیں جس کی وجہ سے وہ زیادتی' سمگلنگ اور مذہبی بنیاد پرستی کا آسان نشانہ بن جاتے ہیں۔ مزید براں' کمیٹی کو اس بات پر تشویش ہے کہ بنگالی' بہاری اور روہنگیاں برادری کے بچے بے گھر رہتے ہیں۔

66)	کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس کیلئے تمام ضروری اقدامات اٹھائیں:

الف)	پناہ گزین کے قومی قانون کو بین الاقوامی معیارات کے مطابق اپنانے پر غور کریں اور پناہ گزین خصوصاً وہ بچوں والے خاندان اور تنہا بچے ہوں کی میزبانی جاری رکھیں۔

ب)	اس بات کو یقینی بنائیں کہ پناہ گزینی میں پیدا ہونے والے بچے بشمول اُن بچوں کے جن کے پاس رجسٹریشن کارڈ موجود نہ بھی ہو پناہ مانگنے والے اور بے گھر افراد کے بچے پیدائش کے وقت اندراج شدہ ہوں۔

ج)	پناہ گزین اور پناہ کے خواہاں بچوں کو ریاستی پارٹی کے شہریوں کے ساتھ مساوی شرائط پر قومی اور صوبائی تعلیمی نظام میں ضم کریں۔

د)	پناہ گزین خاص طور پر وہ خاندان جو بچے کے ساتھ ہو کو مناسب رہائش فراہم کریں اور جو گلیوں میں ہیں انہیں پناہ مہیا کریں۔

ڈ) پناہ گزین، پناہ کے خواہاں اور بے گھر بچوں کو بچوں کی مزدوری اور جبری مشقت میں شامل کرنے والوں کے خلاف قانونی اقدامات نافذ کریں۔

ذ) پناہ گزین، پناہ کے خواہاں اور بے گھر بچوں کو کم عمری کی شادی، بدسلوکی، اغواء یا مذہبی انتہا پسندی کا نشانہ بننے سے بچانا اور ان کی حفاظت کرنا۔

ر) بنگالی، بہاری اور روہنگیاں بچوں کے لئے اپنی شہریت کے قوانین لاگو کرنا اس نظریئے کے ساتھ کہ ان کو بھی یہی شہریت ملنے والی ہے۔

ز) پناہ گزین کے حالات سے متعلق **1951**ء کا کنونشن اور اس سے متعلقہ **1967**ء کے پروٹوکول کی توسیع کرنے کے ساتھ ساتھ بے گھر افراد کی صورتحال سے متعلق **1954** کے کنونشن اور بے وطنی میں کمی سے متعلق **1961** کے کنونشن کی توثیق کرنے پر بھی غور کریں۔

داخلی طور پر بے گھر ہونے والے بچے:

67) کمیٹی نوٹ کرتی ہے کہ 2009ء میں اس کے اختتامی جائزے کے بعد سے بچوں کی داخلی نقل مکانی ختم نہیں ہوئی ہے یہ قدرتی آفات اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جاری کارروائیں کے نتیجے میں جاری ہے کمیٹی کو خدشہ ہے کہ ریاستی پارٹی نے ہنگامی منصوبہ تیار کرنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات نہیں کئے ہیں اور یہ کہ بہت سے داخلی طور پر نقل مکانی کرنے والے بچے اور اُن کے کنبے (خاندان) سخت حالات میں رہتے ہیں جہاں پناہ گاہ، صفائی ستھرائی اور صحت کی دیکھ بھال یا تعلیم کی سہولیات تک رسائی نہیں ہے۔ کمیٹی ہنگامی صورتحال کے بعد داخلی طور پر نقل مکانی کرنے والے بچوں کی جنسی استحصال، ہراساں کرنے اغواء اور اسمگلنگ کی اطلاعات اور اُن کو مناسب تحفظ فراہم کرنے کے اقدامات کی کمی کے بارے میں بھی سخت تشویش ہے۔

68) کمیٹی اپنی پچھلی اختتامی جائزے کو یاد کرتے ہوئے تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) ملک میں اندرونی طور پر نقل مکانی کرنے والے بچوں کے انسانی ضرورتوں اور انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے کوششوں کو تیز کریں۔

ب) تمام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کریں اور فوجی کارروائیوں میں عام شہریوں کی ہلاکت کم کرنے کے لئے فوجی حربوں کو اپنائیں۔

ج) اس بات کو یقینی بنائیں کہ بے گھر ہونے والے بچوں کو رہائش، خوراک، صفائی ستھرائی، صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی اور نفسیاتی بحالی خدمات فراہم کی جائیں خاص طور پر کمزور گروہوں خصوصاً تنہا رہنے والے، علیحدگی اختیار کرنے والے بچوں، معذور بچوں اور غذائیت کی کمی اور بیماری میں مبتلا بچوں پر خصوصی توجہ دیتا۔

د) داخلی طور پر نقل مکانی کرنے والے بچوں کو کسی بھی ہنگامی صورتحال کے بعد جنسی استحصال، ہراساں کرنے، اغواء اور اسمگلنگ سے بچانے کے لئے خصوصی اقدامات کریں۔

مسلح گروہوں میں بچے:

69) کمیٹی کو سخت تشویش ہے کہ بچوں کو فوجی سرگرمیوں کے لئے مسلح گروہوں کی بھرتی اور تربیت کے لئے ہدف بنایا جاتا ہے جس میں خودکش بم حملے اور بارودی سرنگوں کے ذریعے دھماکہ کرنا شامل ہیں اور انہیں تنازعات والے علاقوں (جنگ زدہ علاقے) کی اگلی صفوں پر منتقل کیا جاتا ہے جہاں ان کو جان لیوا خطرے لاحق ہے اور اس طرح کی بھرتیوں کو روکنے کے لئے ریاستی پارٹی نے ناکامی اقدامات کئے ہیں۔ مسلح گروپوں کے ذریعے بھرتی کئے گئے بچوں کی بحالی کے لئے قائم سباوؤن سنٹر اور دیگر مراکز کو نوٹ کرتے ہوئے کمیٹی ایسے مراکز کی کم مائیگی کے ساتھ ساتھ ایسے بچوں کی دوبارہ استحکام اور بحالی کو یقینی بنانے کے لئے دیگر اقدامات کی کمی کے بارے میں فکرمند ہے۔

70) کمیٹی ریاستی پارٹی سے غیر ریاستی مسلح گروہوں کو بچوں کی بھرتی اور انہیں مسلح مہمات اور دہشت گردی کی سرگرمیوں، خاص طور پر خودکش بم دھماکوں میں استعمال کرنے سے روکنے اور ان کی روک تھام کے لئے تمام ضروری اقدامات کرنے کی سفارش کرتی ہے یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی دوبارہ بحالی اور بحالی کیلئے مناسب ڈھانچے اور خدمات کے لئے مناسب وسائل فراہم کرنے کی کوششوں کو تقویت بخشے جنہوں نے عداوت میں حصہ لیا ہے۔

معاشی استحصال، بشمول نوعمری کی مشقت:

71) کمیٹی پنجاب اور خیبر پختونخوا کے صوبوں میں ہونے والی قانون سازی کی کارروائیوں کا خیر مقدم کرتی ہے جو مخصوص خطرناک پیشوں میں بچوں کے روزگار پر پابندی عائد کرتی ہے تاہم کمیٹی کو اس بارے میں تشویش ہے کہ:

الف) نوعمری کی مشقت میں ملوث بچوں کی انتہائی بڑی تعداد بشمول نقصان دہ، غلامی جیسی حالت، گھریلو ملازمت اور جسم فروشی جیسی حالتوں میں۔

ب) کام کرنے والے بچوں کے ساتھ بدسلوکی اور تشدد کی اطلاعات جن میں گھروں میں کام کرنے والے بچے شامل ہیں، کچھ واقعات میں بچوں خصوصاً لڑکیوں کے موت کا باعث بنی۔

ج) غلامی اور جبری مشقت کے مسلسل عمل سے دلت بچوں سمیت غریب اور کمزور پس منظر کے بچوں کو متاثر کیا جا رہا ہے۔

د) نوعمری کی مشقت، وسعت کے بارے میں ملک گیر یا صوبائی سطح پر تحقیق کی عدم موجودگی۔

ڈ) گھریلو مشقت سمیت غیر رسمی شعبوں میں جبری مشقت خصوصاً غلامانہ مشقت اور بچوں کی مزدوری کے شکار بچوں کی نشاندہی اور تحفظ کے لئے ناکافی پروگرام اور نظام (طریقہ کار)۔

ذ) نقصان دہ کام کے لئے کم از کم عمر کی حد یعنی 14 سال۔

ر) مناسب تربیت یافتہ انسپکٹرز کی ناکافی تعداد، بدعنوانی کا خدشہ اور کام کی جگہوں کا معائنہ کرنے کے لئے وسائل کی کمی۔

72) کمیٹی ریاستی پارٹی پر زور دیتی ہے کہ:

الف) بچوں کی مزدوری خصوصاً بچوں کی مزدوری کی بدترین صورتوں کے خاتمے کے لئے اس کی بنیادی وجوہات بشمول غربت کو ہدف بناتے ہوئے مناسب اقدامات کریں۔

ب) ناجائز سلوک، بدسلوکی اور استحصال کو روکنے کے لئے بچوں کو ملازمت کرنے والے مقامات کی باقاعدہ نگرانی کیلئے نظام وضع کریں۔

ج) بچوں کی ہر طرح غلامانہ اور جبری مشقت کا خاتمہ کریں خصوصاً محروم اور پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے جیسے دلت بچے اور ذمہ داروں کو خاص طور پر آجروں کو انصاف کے کٹہرے میں لائیں۔

د) بچوں کی مشقت کے پھیلاؤ کا جائزہ لینے کیلئے ایک سروے یا تحقیق کریں جس میں بچوں کی مشقت کی بدترین صورتوں جیسے غلامانہ اور جبری مشقت شامل ہوں اور کمیٹی کو اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ میں حاصل کردہ نتائج کے بارے میں آگاہ کریں۔

ڈ) گھریلو مشقت سمیت غیر رسمی شعبے میں جبری مشقت خصوصاً غلامانہ مشقت اور بچوں کی مشقت کے شکار بچوں کی نشاندہی اور ان کے تحفظ کے لئے پروگرام اور نظام ترتیب دیں۔

ذ) قومی اور مقامی سطح پر بدعنوانی کے خاتمے اور لیبر انسپکٹرز کو نوعمری کی مشقت کی مہارت سمیت ضروری مدد فراہم کرنے، مزدور قانون کے معیار کے نفاذ اور مبینہ خلاف ورزیوں کی شکایات کی وصولی، تفتیش کے ذریعے مبینہ شکایات کے ازالہ کے طریقہ کار کو مضبوط بنائیں۔

ر) ملازمتوں میں کم از کم عمر کے تعین کے لئے مزدور قوانین کو بین الاقوامی معیارات خصوصاً بین الاقوامی ادارہ محنت کے کم از کم عمر کا کنونشن 1973ء (نمبر **138**) کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے عمل کو تیز کرنا جن میں اجروں کے ساتھ ان کی جگہوں پر کام کرنے والے بچوں کی عمر کا ثبوت رکھنے اور طلب کرنے پر پیش کرنا شامل ہے۔

ز) اس سلسلے میں بین الاقوامی ادارہ محنت کے نوعمری کی مشقت کے خاتمے کے بارے میں بین الاقوامی پروگرام سے تیکنیکی مدد لیں۔

گلی کوچوں میں پلنے والے بچوں کی حالت:

73) کمیٹی ان اطلاعات سے خوف زدہ ہے کہ بڑی تعداد میں بچے گلی کوچوں میں پل رہے ہیں اور بنیادی سہولیات جن میں صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور رہائش تک رسائی شامل ہے سے محروم ہیں اور اُن کو مزدوری، جنسی استحصال، بدسلوکی اور اسمگلنگ کی نقصان دہ اقسام کا نشانہ بنایا جاتا ہے اسے اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ جو بچے سڑکوں پر رہ رہے ہیں یا کام کر رہے ہیں یا جن کے والدین قانون سے ٹکراؤ میں ہیں ان کے ساتھ بچوں کے تحفظ کے مراکز کے تربیت یافتہ عملے کی بجائے پولیس کے ذریعے نمٹایا جاتا ہے۔

74) کمیٹی اپنی پچھلی سفارش کا اعادہ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) جامع حکمت عملی تیار کرنے اور اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے گلی کوچوں میں پلنے والے بچوں کے حالات کا منظم جائزہ لگائیں جو مسئلے کے بنیادی وجوہات کی نشاندہی کریں تاکہ بچوں کو خاندان اور سکول چھوڑ کر گلی کوچوں میں جانے سے روک سکیں۔

ب) اس بات کو یقینی بنائیں کہ گلی کوچوں میں پلنے والے بچوں کو ان کی مکمل نشوونما کے لئے مناسب تحفظ اور مدد، غذا اور پناہ گاہوں کے ساتھ ساتھ صحت کی دیکھ بھال اور تعلیمی مواقع فراہم کئے جائیں۔

ج) پروگرام اور ان کی حفاظت اور امداد کے لئے اقدامات مرتب کرتے وقت گلی کوچوں میں پلنے والے بچوں کے حق کا احترام کیا جائے اور اُسے سنا جائے۔

فروخت، اسمگلنگ اور اغواء:

75) کمیٹی کو شدید تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی تجارتی جنسی استحصال اور جبری یا غلامانہ مشقت کے مقصد کے لئے بچوں کی سمگلنگ کے لئے ایک اہم ذریعہ، منزل اور راہداری ملک بنا ہوا ہے خاص طور پر اسے تشویش ہے کہ بچوں کو بیرون ملک اور پاکستان میں گھریلو ملازمت، غلامانہ مشقت اور جنسی استحصال یا جبری شادیوں کے لئے خرید، کرایہ پر اور فروخت کیا جاتا ہے۔ کمیٹی داخلی سمگلنگ سے متعلق ریاستی پارٹی کے قوانین میں وضاحت کی کمی اور سمگلنگ اور جسم فروشی کا نشانہ بننے والے بچوں کے لئے مخصوص پناہ گاہوں کے بارے میں معلومات کے فقدان پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔

76) بچوں کے ساتھ بدسلوکی، استحصال، سمگلنگ اور ہر طرح کے تشدد اور تشدد کے خاتمے کے لئے پائیدار ترقیاتی اہداف کے ہدف نمبر **16.2** کا نوٹ لیتے ہوئے کمیٹی ریاستی پارٹی سے اپیل کرتی ہے کہ وہ پاکستان میں یا بیرون ملک بچوں کی سمگلنگ یا فروخت ہونے سے بچانے کے لئے فروخت اور سمگلنگ کی اصل وجوہات جن میں صنف پر مبنی امتیاز، غربت، کم عمری کی شادی اور تعلیم اور پیشہ ورانہ تعلیم وتربیت تک رسائی نہ ہونے کے مسائل کو حل کرتے ہوئے تمام ضروری اقدامات کریں یا یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی فروخت ہونے والے اور سمگل شدہ بچوں کو جامع سماجی اور نفسیاتی مدد فراہم کرے تاکہ ان کی بازیابی اور معاشرتی بحالی میں مدد دی جاسکے۔ مزید براں کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی داخلی سمگلنگ سے متعلق اپنے قوانین کو واضح کرے، بچوں کی سمگلنگ اور فروخت کی فوری اور موثر تحقیقات کی جائے اور مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی اور سزا دیئے جانے کے اقدامات کو یقینی بنائیں۔

جبری لاپتہ ہونا:

77) کمیٹی کو بلوچستان، خیبر پختونخوا اور وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقوں میں بچوں کے جبری لاپتہ ہونے کی اطلاعات پر سخت تشویش ہے جنہیں قانون نافذ کرنے والے اداروں نے مبینہ طور پر اغواء کیا تھا جو انہیں کسی بھی شخص کو بشمول 18 سال سے کم عمر کے افراد کو صوابدیدی طور پر حراست میں رکھنے کا اختیار حاصل ہے۔

78) کمیٹی ریاستی پارٹی سے اپنے سیکیورٹی قوانین پرنظرثانی کی تاکید کرتی ہے تاکہ اس بات کا یقین کیا جاسکے کے 18 سال سے کم عمر افراد کو صوابدیدی حراست کا نشانہ نہ بنایا جائے جبکہ اسے جووینائل جسٹس سسٹم کے تحت برتاؤ کیا جاتا ہے۔ یہ ریاستی پارٹی پرزور دیتی ہے کہ وہ جبری لاپتہ افراد والے تمام کیسوں کی فوری اور موثر تحقیقات کرے۔

جووینائل جسٹس سسٹم:

79) کمیٹی ریاست میں جووینائل جسٹس کی بگڑتی ہوئی صورتحال سے خوف زدہ ہے اوراس کے بارے میں سنجیدگی سے متفکر ہے کہ:

الف) مجرمانہ ذمہ داری کی کم از کم عمر (دس سال)۔

ب) زیادہ تر دہشت گردی سے متعلق جرائم یا شرعی قانون کے تحت (جن میں حد جاری کیا جاتا ہے) جرائم کے لئے بچوں کو سزائے موت یا لمبی عمر کیلئے قید کی سزائیں دی جاتی ہیں۔

ج) جووینائل جسٹس سسٹم آرڈیننس 2000 جس کے تحت جووینائل کورٹس وجود میں آئے ہیں کا ناکافی نظام اور یہ حقیقت ہے کہ شرعی عدالتوں، منشیات اور دہشت گردی سے متعلقہ جرائم کے لئے خصوصی عدالتوں میں بچوں پر بڑوں کی طرح مقدمہ چلایا جاتا ہے۔

د) نظام / طریقہ کار اور پیدائش کے سرٹیفکیٹ کی عدم موجودگی میں کسی ملزم کی عمر کی تحقیقات کرنے کی کوئی ذمہ داری نہ لینے کی کمی جس کی وجہ سے ایسے حالات جنم لیتے ہیں کہ بہت سارے بچوں کو بڑوں کی حیثیت سے مقدمہ چلانا پڑتا ہے اور موت کی سزا سنائی جاتی ہے۔

ڈ) بڑوں کے ساتھ چھوٹے بچوں کی نظربندی خصوصاً بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں دوسرے قیدیوں اور جیل کے عملے کے ذریعے بچوں کے ساتھ بدسلوکی کا باعث بنی۔

ذ) غیر رسمی عدالتوں (جرگوں اور پنچائیتوں) کا مسلسل کام کا جاری رکھنا اگرچہ اس پر قانونی طور پر پابندی ہے دیگر مقدمات کے علاوہ غیرت کے نام پر قتل اور دلہن کی قیمت سے متعلق مقدمات کا فیصلہ۔

80) بچوں کے حقوق میں بچوں کے انصاف سے متعلق اس کے عمومی تبصرہ نمبر 10 (2003) کی روشنی میں کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے کم عمر (بچوں) کے انصاف کے نظام کو کنونشن اور دیگر متعلقہ معیارات کے مطابق بنائیں۔ خاص طور پر کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ:

الف) اعلیٰ ترجیحی معاملے کے طور پر اپنے قوانین پرنظرثانی کریں اور مجرمانہ ذمہ داری کی کم از کم عمر کو بین الاقوامی سطح پر قبول شدہ سطح تک بڑھائیں۔

ب) اپنے قوانین میں 18 سال سے کم عمر افراد کے لئے ظالمانہ اور غیر انسانی سزائیں بشمول سزائے موت اور طویل قید کی سزاؤں پر پابندی عائد کرے۔

ج) اس بات کو یقینی بنائیں کہ جووینائل جسٹس سسٹم آرڈیننس 2000 شریعت قانون سمیت تمام قوانین پر حاوی ہے۔ آرڈیننس کے سیکشن نمبر 11 اور 12(a) پر کے تناظر میں جواس وقت دونوں رائج ہیں کہ "اس کے باوجود کہ اس کے متصادم قوانین اس پر رائج ہیں" پر آرڈیننس 2000 کو فوقیت دی جائے گی۔

د) کسی بچے کی عمر کا تعین کرنے کے لئے لازمی طریقہ کار اور نظام متعارف کرانا، بشمول سرکاری ریکارڈوں کی توثیق کا تصور جیسے پیدائشی سرٹیفکیٹ اور معقول شک سے بالاتر ہوکر بالغ ہونے کا بار ثبوت ریاست پر ڈالنا۔

ڈ) حراست کے متبادل اقدامات کو فروغ دیں جیسے انحراف / ڈائے ورژن، پروبیشن، ثالثی، مشاورت یا کمیٹی سروس، جہاں بھی ممکن ہو اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ حراست کو آخری حربے کے طور پر اور کم از کم وقت کے لئے استعمال کیا جائے اور اس سے دستبرداری کے نظریہ کے ساتھ مستقل بنیاد پر اس کا جائزہ لیا جائے۔

ذ) ایسے مقدمات جہاں حراست بشمول مقدمے کی سماعت سے پہلے حراست ناگزیر ہے اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچوں کو بڑوں کے ساتھ نہ رکھا جائے اور یہ کہ نظر بندی کے حالات بین الاقوامی معیار جن میں تعلیم اور صحت کی خدمات تک رسائی شامل ہے کہ مطابق ہوں۔

ر) نظر بندی کی سہولیات جہاں بچوں کو حراست میں رکھا جاتا ہے کی باقاعدہ نگرانی کریں؛ بچوں کے ساتھ بدسلوکی یا ناجائز سلوک کی کسی بھی رپورٹ یا الزامات کی تفتیش کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ مجرموں کو اُن کے جرائم کے مطابق سزائیں ملے۔

ز) جووینائل جسٹس سسٹم آرڈیننس **2000**ء کے مطابق بچوں کی عدالتیں جن میں خصوصی تربیت یافتہ ججوں' استغاثہ' پروبیشن افسران' دفاعی وکیل اور دیگر متعلقہ اہلکار ہوں اور یہ یقینی بنائیں کہ اٹھارہ سال سے کم عمر کے تمام افراد پر بغیر کسی استثنٰی کے خصوصی عدالتوں کے ذریعہ خصوصی طور پر مقدمہ چلایا جائے۔

س) اس امر کو یقینی بنائیں کہ قانون سے متصادم بچوں کو شروع سے کارروائی کے تمام مراحل پر آزاد' اہل اور آزاد قانونی نمائندگی فراہم کی جائے۔

ش) جرگے اور پنچائیت جیسی غیر رسمی عدالتوں پر پابندی لگائیں اور اس عدالتوں کے فیصلوں کی فوری اور موثر تحقیقات کریں اور جہاں مناسب ہوان کے اراکین پر خاص طور پر غیرت کے نام پر قتل کے مقدمات فوجداری قانون کے متعلقہ شقوں کے تحت قانونی کارروائی کریں۔

81) اس مقصد کے لئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی انٹرا ایجنسی پینل اور اس کے ممبران بشمول منشیات وجرائم سے متعلق اقوام متحدہ کے دفتر یونیسف' اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ہائی کمشنر اور غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعے تیار کردہ معاونات تیکنیکی مدد کے لئے استعمال کریں اور پینل کے اراکین سے جووینائل جسٹس کے شعبے میں تیکنیکی مدد حاصل کریں۔

J) مسلح تصادم میں بچوں کی شمولیت اور مواصلات کے طریقہ کار کے کنونشن پر اختیاری پروٹوکول کی توثیق:

82) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی بچوں کے حقوق کی تکمیل کو مزید مستحکم کرنے کے لئے مسلح تصادم میں بچوں کی شمولیت پر اختیاری پروٹوکول اور مواصلاتی طریقہ کار سے متعلق کنونشن پر اختیار پروٹوکول کی توثیق کرے۔

K) انسانی حقوق کے بین الاقوامی معاونات کی توثیق:

83) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی بچوں کے حقوق کی تکمیل کو مزید مستحکم کرنے کے لئے انسانی حقوق کے بنیادی معاونات جس میں ابھی تک وہ فریق نہیں ہے کی توثیق کرے جن میں تمام تارکین وطن کارکنوں اور ان کے اہل خانہ کے افراد کے حقوق کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی کنونشن اور لاپتہ ہونے سے تمام افراد کے تحفظ کے لئے بین الاقوامی کنونشن شامل ہیں۔

84) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ جبکہ بچوں کے حقوق کو مزید مستحکم کرنے کے لئے انٹرنیشنل کنونشن آف رائٹس آف آل مائیگرنٹ ورکرز اینڈ ممبرز آف دیئر فیملیز اور انٹرنیشنل کنونشن فار دی پروٹیکشن آف آل پرسنز فرام انفورسڈ ڈیس اپیئرنس کی توثیق کرے۔

V) عملدرآمد اور رپورٹنگ:

A) پیروی اور نشرواشاعت / تقسیم:

85) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی موجودہ اختتامی جائزے میں شامل سفارشات پر مکمل عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے تمام مناسب اقدامات کریں۔ کمیٹی یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ پانچویں پیریاڈک رپورٹ مسائل کی فہرست پر تحریری جوابات اور اختتامی جائزے کو ملک کی زبانوں میں وسیع پیمانے پر دستیابی کو یقینی بنائیں۔

B) اگلی رپورٹ:

86) کمیٹی ریاستی پارٹی کو دعوت دیتی ہے کہ وہ 11 جون 2021 تک اپنی مشترکہ چھٹی اور ساتویں پیریاڈک رپورٹس پیش کرے اور اس میں اختتامی جائزے کی پیروی کے بارے میں معلومات شامل کریں۔ رپورٹ 31 جنوری 2014 (CRC/C/58/Rev.3) کو اختیار کی گئی کمیٹی کے ہم آہنگ معاہدے سے متعلق رپورٹنگ رہنما اصولوں کی تعمیل میں ہونی چاہیے اور 21200 الفاظ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے (ملاحظہ کیجیے جنرل اسمبلی کی قرارداد 266/68، پیرا نمبر 16) ایسی صورت میں جب مقررہ حد سے تجاوز کرنے والی کوئی رپورٹ پیش کی جائے تو ریاستی پارٹی سے مذکورہ قرارداد کے مطابق رپورٹ مختصر کرنے کو کہا جائے گا اگر ریاستی پارٹی اس رپورٹ پر نظر ثانی اور دوبارہ پیش کرنے کی پوزیشن میں نہیں کو ٹریٹی باڈی کے ذریعے غور و فکر کیلئے اس کے ترجمے کیلئے ضمانت نہیں دی جاسکتی ہے۔

87) کمیٹی ریاستی پارٹی کو تازہ بنیادی دستاویز پیش کرنے کی بھی دعوت دیتی ہے جو 42400 الفاظ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے جو بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدوں کے تحت رپورٹنگ سے ہم آہنگ رہنما اُصولوں میں مشترکہ بنیادی دستاویز کے تقاضوں کے مطابق بشمول ایک مشترکہ بنیادی دستاویز اور معاہدے سے متعلق مخصوص دستاویز (HRI/GEN/2/Rev.6, chap. I) اور پیراگراف نمبر 16 کے بارے میں رہنماء اُصول کے مطابق ہو۔